REGD. No. L.5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۴۹ ، تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان سالانہ ۵۴ "

روزنامہ الفضل ربوہ

بعد جمعہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۴ صفر ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۷ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۷ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۷۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے

نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔ سو پچاس حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولا حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں؟ ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔ اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔ پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔ گویا ان کے دل دکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں ..... پس میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ جس طرح پھلوں کی اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔ نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اسکی ساری حالت بہ اعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خواب راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے وہ اسکو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو..... پھر نماز پڑھتے وقت اُن مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے ان الحسنات یذھبن السیئات نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے..... یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصلوٰۃ کا نہیں رکھا۔ باوجودیکہ معنے وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۸۹۸ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۲۵ جولائی بوقت ۱۰ بجے صبح

کل شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے لئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۶ جولائی۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔ لیکن پیرانہ سالی کے باعث ضعف دن بدن بڑھ رہا ہے۔ اور آپ پہلے کی نسبت زیادہ کمزوری محسوس فرماتے ہیں۔

اسی طرح آپ کی اہلیہ صاحبہ بھی اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور آجکل بغرض علاج لاہور گئی ہوئی ہیں۔ احباب جماعت حضرت مولانا صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صحت بحال فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ ان کی عمر دراز فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

لجنہ اماء اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہو رہا ہے۔ ہدایات متعلقہ سالانہ اجتماع بھجوائی جا چکی ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات ہدایات کے مطابق عمل کر کے جواب ارسال فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ جولائی ۶۳ء

خدا تعالیٰ - فرشتے اور کائنات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف "آئینہ کمالات اسلام" میں فرشتوں کے وجود کے اثبات اور ان وجود کی کیفیت اور کائنات میں ان کے کام پر ایک عہد آفریں حاشیہ لکھا ہے اس میں آپ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مادی کائنات میں کس طرح فرشتوں کے ذریعہ اپنے ارادہ کی تکمیل کرتا ہے اور کس طرح مادی کائنات کے ہر تغیر میں اور ذرہ ذرہ اسی بات میں وہ فرشتوں کے ذریعہ اپنی فاعلیت کا مظاہرہ کرتا ہے آپ نے حکیمانہ انداز میں نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا ہے کہ مادی کائنات میں اپنے تعلقات کے لئے فرشتوں کو اپنا ذریعہ بنایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان حقیقت بیان سے اس عظیم حاشیہ میں قرآن کریم کی آیات کے حوالوں سے غیب اور حاضر کے درمیان رشتہ و تعلق کے چہرے سے جس کمال سے پردے اٹھائے گئے ہیں شاید تمام اسلامی لٹریچر میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی

اس زمانہ میں یہ ایک ایسا کارنامہ ظہور میں آیا ہے کہ ایک واقعی فہمیدہ انسان صرف اسی ایک حاشیہ کو پڑھ کر آپ کو مامور من اللہ ماننے سے نہیں رک سکتا۔ مگر مغربی مادہ پرستی کا برا ہو جس نے مسلمانوں کے دل سے بھی روحانی عالم کا وہ تصور جو قرآن کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے مٹا دیا ہے۔ اور اسلامی فلسفہ کو چھوڑ کر لادینی فرائڈ کے تجزیہ ذہن کے مادی فلسفہ کو پلے باندھ کر بیٹھ گئے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ مغربی سائنسدان جنہوں نے از منہ وسطیٰ میں مادہ پرستی کی بنیاد استوار کی تھی آج طبعیات کے نئے انکشافات کی وجہ سے مادہ پرستی سے توبہ کرنے لگے ہیں مگر بعض مسلمان کہلانے والے نیم ملّا ابھی تک اسی پرانے ڈگر پر چلے جاتے اور ان سائنسدانوں کی پیروی کرنے ہی میں کمال سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود کو اس بنا پر اپنی تحقیقات سے باہر کر دیا تھا کہ مادی حواس سے اس کا کوئی ثبوت مہیا نہیں ہو سکتا۔ یہ لوگ اپنے نقطۂ نظر میں بالکل سچے تھے کیونکہ وہ "غیب" کی گہرائیوں میں جانا اپنی تحقیقات کے احاطہ سے ماورا سمجھتے تھے۔ لیکن تعجب ان لوگوں پر ہے جو قرآن کریم کو اپنا پیشوا مانتے ہیں اور جن پر قرآن کریم کے شروع ہی میں غیب پر ایمان لانے کی ضرورت کو واضح کر دیا گیا ہے۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ بھی متذکرہ بالا سائنسدانوں کے ادھورے اور نامکمل مادی نتائج کو لے کر انسان اور خدا تعالیٰ کے تعلقات اور مادی کائنات اور خدا تعالیٰ کی حاکمیت اور فاعلیت کے کوائف کی جانچ پڑتال کرنے بیٹھ گئے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کو نہ صرف اللہ تعالیٰ پر بلکہ اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخر پر ایمان لانے کو کہا گیا ہے۔

ان لوگوں میں سے ایک حکیم محمد لطیف فتح پوری ہیں جو نہ صرف یہ کہ آپ مادہ پرست فرائڈ کے تجزیہ نفس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا بیٹھے ہیں بلکہ اس لادینی نتیجہ کو جو صرف حاضر کی جانچ پڑتال سے اور "غیب" سے بالکل مبرا ہو کر نکالا گیا ہے صحیح ثابت کرنے کے لئے نہایت بددیانتی سے کام لینے سے بھی عار نہیں کرتے۔ چنانچہ آپ نے اپنے ایک حالیہ مقالہ "خوابوں اور کشفوں کی حقیقت" کی قسط ۷ میں جو ہفت روزہ "ایشیا" مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۱۸ پر شائع ہوا ہے۔ کتر و بیونت کر کے متذکرہ بالا حاشیہ سے ایک حوالہ نقل کیا ہے اور اس پر بے معنی تنقید بھی فرمائی ہے جو ہم ذیل میں مع تنقید درج کرتے ہیں لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب نے خوابوں اور کشفوں کی طرح القاء کو بھی "وحی الٰہی" ہی قرار دیا ہے لکھتے ہیں۔

اس قاعدہ کے موافق ہر ایک شخص اپنے اندازہ استعداد پر فرشتوں کے القاء سے فیض یاب ہوتا ہے اور جس فن یا علم کی طرف کسی کا رُوئے خیال ہے فرشتہ سے مدد پاتا ہے مثلاً جب اللہ جلّ شانہ کا ارادہ ہوتا ہے کہ کسی کو دست آویں تو طبیب کے دل میں فرشتہ ڈال دیتا ہے کہ فلاں مسہل کی دوا کھلا دو"۔ (آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۱۲۵)

قادیانی مفروضے کی غلطی

مرزا صاحب کا یہ مفروضہ بھی سراسر غلط ہے۔ آج تک کسی طبیب کے متعلق دیکھنے میں نہیں آیا کہ خواہ اس نے کسی مرض کے متعلق کتنا بھی غور کیوں نہ کیا ہو کوئی نسخہ یا کوئی ایسی دوا القاء ہوئی ہو جس کا اس نے نام بھی نہ سنا ہو یہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ القاء جسے مرزا صاحب فرشتہ سے منسوب کر رہے ہیں۔ اس کا منبع بھی لاشعور ہی ہے۔ لاشعور کی جانب سے القائی طریقہ سے جو کلام عالم خیال میں ظاہر ہوتا ہے وہ بھی تقدم و تاخر اور قید زمانی سے پاک نہیں ہے۔ ہم شعوری طور پر القائی ذریعہ سے حاصل کرنے سے قاصر ہیں لاشعوری ذرائع سے بھی کلام الٰہی کا حصول نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ واضح کیا جا چکا ہے۔ لاشعور بھی ایک وقت میں ایک جانب سے ہی مواد اخذ کرتا ہے اس لئے ایسا کلام جس پر وقت کا اطلاق نہ ہو سکے اس کے حصول سے لاشعور بھی قاصر ہے

اس مختصر سی وضاحت سے عیاں ہے کہ حضرت انسان میں کوئی ایسی جسمانی یا روحانی طاقت نہیں جس سے وہ خدا کا کلام سن سکے۔ جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ

جاننا چاہیئے کہ حق تعالیٰ کا کلام بھی اس کی ذات و صفات کی طرح بیچوں بیچگون ہے اور اس کلام میں بیچوں کا سننا بیچوں ہے کیونکہ چیں کو بیچوں کی طرف کوئی راستہ نہیں (مکتوب ۹۳ دفتر سوم)

(ایشیا مورخہ ۲۵/۷/۶۳ ص ۱۸)

اس کو کہتے ہیں مار دل گھٹنا اور پھوٹے آنکھ

ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کچھ عبارت جہاں سے حکیم صاحب نے محولہ بالا الفاظ لئے ہیں نقل کر دیتے ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ حکیم صاحب کیا کھیل کھیل رہے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اور یہ خیال کہ اگر مدبرات اور مقسمات امر فرشتے ہیں تو پھر ہماری تدبیریں کیوں پیش جاتی ہیں اور کیوں اکثر امور ہمارے معالجات اور تدبیرات سے ہماری مرضی کے موافق ہو جاتے ہیں تو اس کا یہ جواب ہے کہ وہ ہمارے معالجات اور تدبیرات بھی فرشتوں کے دخل اور القاء اور الہام سے خالی نہیں ہیں جس کام کو فرشتے باذنہ تعالیٰ کرتے ہیں وہ کام اسی شخص یا اسی چیز سے لیتے ہیں جس میں فرشتوں کی تحریکات کے اثر کو قبول کرنے کا فطرتی مادہ ہے مثلاً فرشتے جو ایک کھیت یا ایک گاؤں یا ایک ملک میں باذنہ تعالیٰ پانی برسانا چاہتے ہیں تو وہ آپ تو پانی نہیں بن سکتے اور نہ آگ سے پانی کا کام لے سکتے ہیں۔ بلکہ بادل کو اپنی تحریکات جاذبہ سے محل مقصود پر پہنچا دیتے ہیں اور مدبرات امر بن کر جس کم اور کیف اور مدار اور اندازہ تک ارادہ کیا گیا ہے برسا دیتے ہیں بادل میں وہ تمام قوتیں موجود ہوتی ہیں جو ایک ہیجان اور بے ارادہ اور بے شعور چیز میں باعتبار اس کے جمادی حالت اور عنصری خاصیت کے ہو سکتے ہیں اور فرشتوں کی منصبی خدمت دراصل تقسیم اور تدبیر ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ مقسمات اور مدبرات کہلاتے ہیں اور القاء اور الہام بھی جو فرشتے کرتے ہیں وہ بھی برعایت فطرت ہی ہوتا ہے۔ مثلاً وہ الہام جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں پر وہ نازل کرتے ہیں وہ دوسروں پر نہیں کر سکتے بلکہ اس طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور اسی قاعدہ کے موافق ہر ایک شخص اپنے اندازہ استعداد پر فرشتوں کے القاء سے فیضیاب ہوتا ہے اور جس فن یا علم کی طرف کسی کا روئے خیال ہے اسی میں فرشتہ سے مدد پاتا ہے۔ مثلاً جب اللہ جلّ شانہ کا ارادہ ہوتا ہے کہ کسی دوا سے کسی کو دست آویں تو طبیب کے دل میں فرشتہ ڈال دیتا ہے کہ فلاں مسہل کی دوا اس کو کھلا دو تب وہ ترمد یا خیار شنبر یا شیر خشت یا سقمونیا یا سنا یا کسٹرائل یا کوئی اور چیز جیسے دل میں ڈالا گیا ہو اس بیمار کو بتلا دیتا ہے اور پھر فرشتوں کی تائید سے اس دوا کو طبیعت قبول کر لیتی ہے قے نہیں آتی۔ تب فرشتے اس دوا پر اپنا اثر ڈال کر بدن میں اس کی تاثیرات پہنچاتے ہیں اور مادہ موذیہ کا اخراج باذنہ تعالیٰ شروع ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ نے نہایت حکمت اور قدرت کاملہ سے سلسلہ ظاہری علوم وفنون کو بھی ضائع ہونے نہیں دیا اور اپنی خدائی کے تصرفات اور دائمی قبضہ کو بھی معطل نہیں رکھا اور اگر خدا تعالیٰ کا اس قدر دقیق در دقیق تصرف اپنی مخلوق کے عوارض اور اس کی بقاء اور فنا پر نہ ہوتا تو وہ ہرگز خدا نہ ٹھہر سکتا اور نہ توحید درست ہو سکتی۔" (حاشیہ ۱۸۵ تا ۱۸۸)

افسوس ہے کہ ہم اس عظیم الشان حاشیہ کو یہاں پورے کا پورا نقل نہیں کر سکتے البتہ جو فہمیدہ مسلمان بھی اس حاشیہ کو پڑھے گا وہ ایک طرف تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا قائل ہو جائے گا اور دوسری طرف حکیم محمد لطیف فتحپوری کی دیانت اور عقل پر ضرور رو دینا ہوگا

(باقی صفحہ ۳ پر)

علمی خزانے

ذکرِ حبیب

رقم فرمودہ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نہایت ممتاز اور جلیل القدر صحابی اور جیّد عالم دین تھے۔ آپ ایک بہت بڑے مقرر اور اعلیٰ پایہ کے مصنف بھی تھے۔ آواز نہایت بلند اور دلکش تھی اور زبان نہایت فصیح اور پُر شوکت۔ سلاست اور روانی غضب کی تھی طبیعت بہت زیرک نکتہ رس اور نکتہ سنج تھی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی ۱۱ اکتوبر ۱۹۰۵ء کو قادیان میں وفات پائی۔ آپ کی وفات پر حضور علیہ السلام نے ایک فارسی نظم تحریر فرمائی۔ جس کے چند اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

"میں عبدالکریم کی خوبیاں کس طرح بیان کروں؟ اس نے دین کے راستہ میں شجاعت اور بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جان دے دی وہ دین کا زبردست پہلوان اور حق کے اسرار کا راز دار تھا۔ اس آسمان کے نیچے بڑے بڑے نیک لوگ پیدا ہوئے۔ مگر اس آب و تاب کا موتی بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔"

حضرت مولوی صاحب مرحوم و مغفور نے ۱۹۰۰ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے موضوع پر اپنے مخصوص رنگ میں ایک نہایت ایمان افروز اور روح پرور مضمون تحریر فرمایا تھا جس کے بعض اقتباسات ہدیہ احباب کئے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے خاص فضل نے مجھے کئی سال سے یہ موقعہ دے رکھا ہے کہ حضرت کے قرب و جوار کا نسبتاً مجھے زیادہ فخر حاصل ہے۔ اور علاوہ بریں خداوند حکیم نے مجھے دل بھی ایسا تیز حس اور نکتہ رس عنایت کیا ہے کہ میں کسی دیدہ و شنیدہ واقعہ کو جزوی ہو یا کلی بے التفاتی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ میرا جودت زا دل ہر امر میں ڈوب جاتا اور اس کی تہ سے کام کی بات نکال لاتا ہے۔ اور یہ بھی خاص فضل مجھ پر ہے کہ زندگی کی کثرت اور وحدت کی گھڑیوں میں نہ تو میں ہی اپنے دل کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اور نہ میرے دل نے اپنی اصلی صورت اور حقیقی حقیقت کے خلاف کسی اور روپ میں کبھی میرے سامنے جلوہ افروزی کی ہے۔

اس دراز تجربہ میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اندرونی و بیرونی معاملات میں دیکھی ہے۔ میں آرزو رکھتا ہوں کہ اسے بطور مصالح و مواد کے قلم بند کردوں کہ ہر ایک تیز ذہن سلیم الفطرت نگارخانہ عالم کی نسخہ آفرینیوں کا شیدا اس مواد سے خود ایک مجسمہ یا تصویر تیار کرے اور پھر اس کے نقوش میں غور کرے کہ ایسی تجویز بجز حبیب اللہ انسان کے اور کس کی ہو سکتی ہے....

عرصہ قریباً ۱۵ برس کے گزرتا ہے۔ جب سے حضرت نے بار دیگر خدا تعالیٰ کے امر سے معاشرت کے بھاری اور نازک فرض کو اٹھایا ہے۔ اس اثناء میں کبھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ کہ خانہ جنگی کی آگ مشتعل ہوئی ہو

کوئی بشر خیال کر سکتا ہے کہ ضعیف اور کم علم جنس کی طرف سے اتنے دراز عرصہ میں کوئی ایسی ادا یا حرکت خلاف طبع سرزد نہ ہوئی ہوگی؛ تجربہ اور عرف عام گواہ ہے۔ کہ خانہ نشین ہم پہلو کج طبعی اور جہالت سے کیسے کیسے رنج دہ امور کے مصدر ہوا کرتے ہیں۔ بایں ہمہ وہ ٹھنڈا دل اور بہشتی قلب قابل غور ہے۔ جسے اتنی مدت میں کسی قسم کی رنج اور تنغص عیش کی آگ کی آنچ تک نہ چھوئی ہو....

دس برس سے میں بڑی غور اور نکتہ چینی کی نگاہ سے ملاحظہ کر رہا ہوں اور پوری بصیرت سے اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کی جبلت پاک میں شیطان کے اس مس کا کوئی حصہ بھی نہیں۔ میں خود اپنے اوپر اور اکثر افراد پر قیاس کر کے کہہ سکتا ہوں کہ یہی اعتراض اور نکتہ چینی اور حرف گیری اور بات بات پر چڑ چڑا پن کی فطرت ہے۔ جس نے بہتوں کے آرام و عیش کو مکدر کر رکھا ہے۔ اور ہر ایک شخص جس کی ایسی طبیعت ہے (اور قلیل اور بہت قلیل ہیں جو اس عیب سے منزہ ہیں) اس کھا جانے والی آگ کے فوری اثر کو محسوس کرتا اور گواہی دے سکتا ہے کہ آخری فطرت ہے جو تمام اخلاقی مفاسد کی اصل اصول ہے اور اس سے زیادہ خدا اور مخلوق کے حقوق کی تباہی کی بنیاد باندھنے والی کوئی شے نہیں اور بالآخر یہی تلخی اور آفرین طبیعت ہے۔ جس نے اس عالم کو دار الکدورت اور بیت الحزن بنا رکھا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کی کتاب حکیم نے جہاں چاہا ہے کہ اس دوسرے عالم کا دار السلام اور بیت السرور ہونا ثابت کرے اور اس کی قابل رشک خوشیوں اور راحتوں کا نقشہ بالمقابل اس عالم کے دکھائے ان الفاظ سے بہتر تجویز نہیں فرمائے۔

ونزعنا ما فی صدورھم
من غل اخوانا علیٰ سرر
متقابلین

یعنی بہشت میں وہ قوت ہی انسانوں کے سینہ سے نکال ڈالی جائے گی۔ جو عداوتوں اور کینوں اور ہر قسم کے تفرقوں کا موجب ہوتی ہے۔ جس شخص میں اس وقت وہ موجود نہ ہو۔ ہم صاف کہہ سکتے ہیں کہ وہ اسی عالم میں بہشت بریں کے اندر ہے۔ اور چونکہ یہ قوت ایک چشمہ کی طرح ہے۔ اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ اور اخلاق کس پایہ اور کمال کے ہوں گے۔

ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضرت اس بات پر بہت کشیدہ خاطر ہوئے اور فرمایا

"ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہیئے"

جن دنوں امرتسر میں ڈپٹی آتھم سے مباحثہ تھا۔ ایک رات خان محمد شاہ مرحوم کے مکان پر بڑا مجمع تھا۔ اطراف سے بہت سے دوست مباحثہ دیکھنے آئے ہوئے تھے۔ حضرت اس دن جس کی شام کا واقعہ میں بیان کرنا چاہتا ہوں عموماً سردرد سے بیمار ہو گئے تھے۔ شام کو مشتاقان زیارت ہمہ تن چشم انتظار ہو رہے تھے۔ حضرت مجمع میں تشریف لائے۔ منشی عبدالحق صاحب لاہوری پنشنر نے کمال محبت اور رسم دوستی کی بنا پر بیماری کی تکلیف کی نسبت پوچھنا شروع کیا۔ اور کہا آپ کا کام بہت نازک اور آپ کے سر پر بھاری فرائض کا بوجھ ہے۔ آپ کو چاہیئے کہ جسم کی صحت کی رعایت کا خیال رکھا کریں اور ایک خاص مقوی غذا التزاماً آپ کے لئے روز طیار ہونی چاہیئے۔ حضرت نے فرمایا۔

"ہاں بات تو درست ہے اور ہم نے کبھی کبھی کہا بھی ہے مگر عورتیں کچھ اپنے ہی دھندوں میں ایسی مصروف ہوتی ہیں کہ اور باتوں کی چنداں پرواہ نہیں کرتیں"۔

اس پر ہمارے پرانے موحد خوش اخلاق خوش طبع مولوی عبداللہ غزنوی کے مرید منشی عبدالحق صاحب فرماتے ہیں "اجی حضرت آپ ڈانٹ ڈپٹ کر نہیں کہتے اور رعب پیدا نہیں کرتے۔ میرا یہ حال ہے کہ میں کھانے کے لئے خاص اہتمام کیا کرتا ہوں۔ اور ممکن ہے میرا حکم کبھی ٹل جائے۔ اور میرے کھانے کے اہتمام خاص میں کوئی سرمو فرق آ جائے۔ ورنہ ہم دوسری طرح خبر لیں۔ میں ایک طرف بیٹھا تھا۔ منشی صاحب کی اس بات پر اس وقت خوش ہوا اس لئے کہ یہ بات بظاہر میرے محبوب آقا کے حق میں تھی۔ اور میں خود فرط محبت سے اسی سوچ بچار میں رہتا تھا کہ معمولی غذا سے زیادہ عمدہ غذا آپ کے لئے ہونی چاہیئے۔ اور ایک دماغی محنت کرنے والے انسان کے حق میں لنگر کا معمولی کھانا بدل یا تحلل نہیں ہو سکتا۔"

اس بنا پر میں نے منشی صاحب کو اپنا بڑا مؤید پایا اور بے سوچے سمجھے (در حقیقت ان دنوں الٰہیات میں میری معرفت ہنوز بہت سادہ رس چاہتی تھی) بوڑھے صوفی اور عبداللہ غزنوی کی صحبت کے تربیت یافتہ تجربہ کار کی تائید میں بول اٹھا کہ ہاں حضرت! منشی صاحب درست فرماتے ہیں حضور کو بھی چاہیئے کہ درشتی سے یہ امر منوائیں۔

حضرت نے میری طرف دیکھا اور تبسم سے فرمایا۔

"ہمارے دوستوں کو تو ایسے اخلاق سے پرہیز کرنا چاہیئے"!

آپ کے عزم کی ضرورت

الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے اس کے لئے ۱۰ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادے اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل)

دار الافتاء ربوہ

ایک سوال اور اس کا جواب

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سوال:۔ کیا مغرب کی اذان کے بعد فوری طور پر بلا تاخیر مغرب کی نماز شروع کر دینا چاہیئے۔ کیا ایسا کر دینے سے نماز مکروہ ہو گی۔

جواب:۔ مغرب کی اذان کے بعد فوری طور پر بلا تاخیر مغرب کی نماز شروع کر دینا ضروری نہیں بلکہ بعدہٗ دو رکعت نفل کم از کم وقفہ کرنا مستحب ہے اور اسی کے مطابق قادیان میں بھی عمل درآمد ہے اور ربوہ میں عمل ہے۔ بعض اوقات تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اذان کے خاصی دیر کے بعد تشریف لایا کرتے تھے۔

اس بارہ میں تعجیل و تاخیر کا شاہد اور احادیث پر ہے اور وہ یہ ہیں:۔

۱۔ عن عبد اللّٰہ بن مغفل ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال صلوا قبل المغرب رکعتین ثم قال صلوا قبل المغرب رکعتین ثم قال عند الثالثۃ لمن شاء کراھیۃً ان یتخذھا الناس سنۃً۔

(بخاری۔ ابوداؤد)

یعنی عبد اللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مغرب کی نماز شروع کرنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ یہ بات تین بار فرمائی اور تیسری دفعہ یہ بھی فرمایا کہ یہ مرضی پر ہے۔ ضروری نہیں یہ اس لئے فرمایا تا کہ لوگ اسے سنت مؤکدہ نہ سمجھنے لگیں۔

۲۔ عن ابی ابن کعب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا بلال اجعل بین اذانک واقامتک نفسًا یفرغ الاکل من طعامہ فی مھل ویقضی المتوضی حاجتہ فی مھل

(مسند احمد)

یعنی ابی بن کعب کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ سے فرمایا کہ اذان اور اقامت میں کچھ وقفہ کیا کرو تا کہ اس دقفہ میں کھانا کھانے والا کھانے سے بآسانی فارغ ہو لے اور وضو کرنے والا بآسانی وضو کرلے۔

۳۔ عن انسؓ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال اذا قدم العشاء فابدءوا بہ قبل صلوٰۃ المغرب ولا تعجلوا عن عشائکم (بخاری، مسلم)

یعنی انسؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر کھانا سامنے رکھ دیا گیا ہو (یعنی دسترخوان پر چن دیا گیا ہو) تو مغرب کی نماز سے پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے۔ ایسی صورت میں کھانے سے پہلے جلدی کرنا اور نماز مغرب پڑھنا مناسب نہیں۔

۴۔ عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا تزال امتی بخیر او علی الفطرۃ مالم یؤخروا المغرب حتی تشتبک النجوم۔

(ابوداؤد)

یعنی میری امت اس وقت تک خیر و برکت کو حاصل کرتی رہے گی جب تک کہ وہ مغرب کی نماز اتنی دیر کرکے نہ پڑھے گی کہ آسمان ستاروں سے بھر جائے بہرحال مختلف احادیث کی بناء پر تمام آئمہ امت اس بات پر متفق ہیں کہ سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر افق کی سرخی کے غائب ہونے تک کسی وقت بھی بغیر کسی کراہت کے مغرب کی نماز پڑھی جاسکتی ہے اور افضل صورت یہ ہے کہ اس وقت کے اندر زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔

معاصرین کی آراء

مسجد احمدیہ سرگودھا کے متعلق انصاف پسند عوام کے جذبات

سرگودھا کی مسجد احمدیہ کے متعلق بعض متعصب لوگوں کے پراپیگنڈا کی مذمت میں جن غیر از جماعت معاصرین نے آواز بلند کی ہے۔ ان میں سے چند ایک کی آراء گذشتہ پرچہ میں درج کی جاچکی ہیں۔ بعض دیگر آراء آج ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

احمدیہ مسجد سرگودھا

"نوائے وقت" ۱۷ جولائی ۶۲ء

مکرمی! چند دن ہوئے "نوائے وقت" میں سرگودھا کے نمائندہ کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ "احمدیہ مسجد" کے لئے زمین کے سودے کی تنسیخ پر سرگودھا کے عوام میں خوشی ظاہر کی جارہی ہے اس خبر کی اشاعت سے آپ نے ایک طبقہ کی دلآزاری کی ہے۔ ایک خانۂ خدا کی تعمیر کی اجازت نہ ملنے پر خوشی کا اظہار بہت عجیب ہے۔ احمدیہ مسجد کے لئے سول لائنز میں جگہ حاصل کی جارہی تھی اس علاقہ میں جدید ثقافت اپنے ہر رنگ میں نمایاں ہے لیکن کچھ لوگ وہاں مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو اس کی کامیاب مخالفت پر خوشی ظاہر کی جاتی ہے۔

سول لائنز منٹگمری — حفیظ الدین

قابل غور

(پیام قائد ۲۱ جولائی ۱۹۶۲ء)

نوائے وقت ۱۹ جولائی کے شمارہ میں مسٹر حفیظ الدین سول لائینز منٹگمری کا ایک خط شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ!

"چند دن ہوئے نوائے وقت میں سرگودھا کے نمائندہ کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ احمدیہ مسجد کے لئے زمین کے سودے کی تنسیخ پر سرگودھا کے عوام میں خوشی ظاہر کی جارہی ہے۔ اس خبر کی اشاعت سے آپ نے ایک طبقہ کی دلآزاری کی ہے۔ ایک خانۂ خدا کی تعمیر کی اجازت نہ ملنے پر خوشی کا اظہار بہت عجیب ہے احمدیہ مسجد کے لئے سول لائن میں جگہ حاصل کی جارہی تھی۔ اس علاقہ میں جدید ثقافت اپنے ہر رنگ میں نمایاں ہے۔ لیکن کچھ لوگ وہاں مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کی کامیاب مخالفت پر خوشی ظاہر جاتی ہے"

مذکورہ خط میں مسٹر حفیظ الدین نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے اس میں واقعی ایک طبقہ کی دلآزاری ہوئی ہے اور جہاں تک خانۂ خدا کی تعمیر کی اجازت نہ ملنے پر خوشی کا اظہار ہے وہ قابل افسوس ہے اگر کوئی شخص کسی کے غم اور دکھ درد میں شریک نہیں ہو سکتا تو اس کا مسرت کا اظہار کرنا بھی مناسب معلوم نہیں ہوتا

نوائے وقت میں سرگودھا کے نمائندہ کے حوالے سے جو خبر شائع ہوئی تھی۔ اگر اس میں یہ شائع ہوا تھا کہ عوام میں خوشی ظاہر کی جارہی ہے تو وہ بھی بے بنیاد ہے۔ کیونکہ سرگودھا کے عوام میں ایسے انصاف پسند عوام بھی موجود ہیں جو اس موقعہ پر خوشی کے اظہار کی بجائے خانۂ خدا کی تعمیر کو عین منصفانہ اور ایک طبقہ کا بنیادی حق سمجھتے ہیں کیا انقلابی حکومت اپنی شاندار روایات کے مطابق جماعت احمدیہ کے جائز حقوق کا بھی خیال رکھے گی؟

یہ جمہوریت! یہ اسلام؟

(ہفت روزہ پیام صلح لاہور ۱۸ جولائی ۶۲ء)

سرگودھا میں قادیانی جماعت نے نیو سول لائنز ایریا میں مسجد بنانے کے لئے کچھ زمین حاصل کی تھی۔ ابھی مسجد کی تعمیر بھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ مخالف مولویوں نے شور مچادیا کہ یہ مسجد نہیں بننی چاہیئے۔ اب خبر آئی ہے کہ حکام نے مجوزہ مسجد کی زمین کا معاہدہ منسوخ کر دیا ہے اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے کوہستان کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ:۔

گذشتہ جمعہ کو سرگودھا کی تمام مساجد میں قراردادوں کے ذریعہ حکومت کے اس اقدام کو سراہا گیا ہے جس کے تحت حکومت نے نیو سول لائنز ایریا میں قادیانیوں کی مسجد کی تعمیر کے لئے دی گئی چار کنال زمین کے معاہدہ کو منسوخ کر دیا ہے۔

یہ وہ جمہوریت ہے جس کے لئے آج پاکستان کے علماء اور لیڈر شور برپا کر رہے ہیں۔ ایک اسلامی ملک میں کسی جماعت کو خواہ وہ عامۃ المسلمین سے کتنا ہی اختلاف رکھتی ہو مسجد بنانے سے روکنا کتنی بڑی جسارت اور جمہوریت کے کس اصول کے مطابق ہے قرآن کریم کا صریح ارشاد ہے من اظلم ممن منع مساجد اللّٰہ ان یذکر فیھا اسمہ وسعی فی خرابھا اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مساجد میں اس کا ذکر کرنے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے کیا "اسلام" "اسلام" پکارنے والے لیڈر جو پاکستانی آئین کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے شور مچارہے ہیں۔ علماء کی اس خلاف اسلام حرکت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں گے؟......

جہاں تک مسجد بنانے کا تعلق ہے قادیانی جماعت ہو یا غیر قادیانی بلکہ غیر مذہب والے بھی اگر اپنی عبادت گاہ بنانا چاہیں تو اس کو روکنا نہ اسلام کے مطابق ہے اور نہ جمہوریت اس کی متقاضی ہے۔ قرآن نے تو کلیسا اور معبدوں اور راہبوں کی کٹیوں تک کی حفاظت کا حکم دیا ہے چہ جائیکہ مساجد بنانے سے روکا جائے جن میں عقائد کے اختلاف سے قطع نظر کم از کم نماز اور ذکر الٰہی تو اسلامی طریق پر ہی کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کے بعض حالاتِ زندگی

(از مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی)

موت کا زبردست ہاتھ یکساں کام کر رہا ہے۔ گدا اور شاہ، امیر و غریب، عالم و جاہل، جوان اور بوڑھے غرض ہر طبقہ ہر عمر کی مخلوقات پر فنا اپنا کام کر رہی ہے اس لئے اس ناگزیر راہ سے گزرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے لیکن بعض وجود دنیا میں ایسے ہوتے ہیں جو خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں اس لئے ان کی وفات کے صدمہ کو غیر معمولی طور پر محسوس کیا جاتا ہے کیونکہ کیونکہ وہ غیر معمولی اوصاف کے حامل ہوتے ہیں۔

ایسے ہی وجودوں میں سے ایک خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بھی تھے آپ اپنی زندگی کا سفر کامیابی سے طے کرنے کے بعد مورخہ ۹ جون ۵۸ء کو بمقام ربوہ اپنے حقیقی مولا سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بیعت

۱۹۰۹ء میں آپ کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی اس سے قبل آپ اہل حدیث خیالات کے تھے اور اس زمانہ میں ان کے دو بہت گہرے دوست تھے ان میں سے ایک کا نام مولوی عبدالسلام تھا جو مشہور معاند سلسلہ احمدیہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے فرزند اکبر تھے دوسرے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ خان صاحب مکرم نے مجھے سنایا کہ ایک مرتبہ آپ مولوی عبدالسلام صاحب کے ساتھ سیالکوٹ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو ملنے گئے خان صاحب، اس زمانہ میں حقہ نوشی کے عادی تھے اس لئے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ان کے لئے حقہ تازہ کر کے لائے اور پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ اس محبت کا جو مجھے آپ کے ساتھ ہے اندازہ اس سے کر لیجئے کہ ساری عمر میں یہ پہلا موقع ہے کہ حقہ اس کمرے میں آیا ہے بیعت کرنے کے بعد محترم خانصاحب کا پہلا تحریری مناظرہ بھی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ ہی ہوا اور وہ فرزند علی بجواب ابراہیم کے نام سے شائع شدہ ہے۔ احمدیت کی قبولیت کے ساتھ ہی آپ نے حقہ کو خیر باد کہہ دیا

احمدیت کی قبولیت سے پہلے آپ فیروز پور میں انجمن حمایت اسلام کے سیکرٹری تھے ایک مرتبہ آپ نے ایک سال میں تین صد روپے کی رقم جمع کر کے انجمن حمایت اسلام کے مرکزی دفتر لاہور میں بھیجی فرمایا کرتے تھے کہ بڑی بہت تعریف کی گئی اور لوگوں کو بتایا گیا کہ ایسا اعلیٰ کام میں نے کیا ہے لیکن سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کے بعد آپ کو ایک وقت میں اس سے بہت زیادہ قربانی کی سعادت حاصل ہوئی۔

فیروز پور میں آپ کافی عرصہ سے سلسلہ عالیہ کی تحقیق کر رہے تھے لیکن تحقیق کی رفتار کسی قدر سست ہو گئی بعد میں اس امر کا انہیں بے حد افسوس رہا کہ کیوں اس سے ایک سال قبل اپنی تحقیق کو مکمل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرنے سے محروم رہ گئے گو آپ بعد میں آئے لیکن بہتوں سے آگے نکل گئے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کی دین ہے اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج کو ارفع و اعلیٰ کرے۔

دفتری زندگی میں قومی خدمات

۱۹۰۷ء میں تبدیل ہو کر آپ فیروز پور میں بطور ہیڈ کلرک آئے اور باوجود اس کے کہ گورنمنٹ کا یہ حکم تھا کہ سرکاری مرکزی ملازمتوں میں ۲۵ فیصد مسلمان ملازم رکھے جایا کریں لیکن جب انہوں نے اپنے کام کا چارج لیا تو ایک بھی مسلمان کلرک دفتر میں موجود نہ تھا سب کے سب غیر مسلم ہی تھے سوءِ قسمتی سے ایک مسلمان بطور UNPAID اپرنٹس دفتر میں کام کرتا تھا لیکن جب کبھی کو تنخواہ دینے کا موقع آتا تو باہر سے کبھی نہ کبھی ہندو کلرک کو بلا کر اسے اس کام پر متعین کر دیا جاتا اور اس مسلم کلرک کو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا کہ آپ کی فیروز پور میں زمینیں ہیں آپ کو کیا پرواہ ہے آپ اگر بلا تنخواہ بھی کام کرتے رہیں تو چنداں حرج نہیں۔ آپ نے چارج لینے کے بعد مسلمانوں کے اس حق کی حفاظت کی اور یہ حفاظت پوری مستقل مزاجی اور ہر قسم کی مخالفت برداشت کرنے کے باوجود کی جس کی وجہ سے انہیں خود ہدف ملامت و مخالفت بننا پڑا جب کوئی اسامی نکلتی آپ کسی اچھے اور ہونہار مسلمان کو بلاتے اس کا باقاعدہ امتحان لیتے اور اس کو کامیاب ہونے پر متعین کر دیتے صرف ۲۵ فیصدی مسلمان بھرتی کرتے اور ۷۵ فیصدی غیر مسلم جن میں ہندو، سکھ، عیسائی شامل ہوتے۔ اس بھرتی پر ہندو ماتحت سٹاف نے بے حد مخالفت کی اور بے شمار گمنام خطوط افسران بالا کو شکایۃً لکھے۔ چونکہ وہاں بھی غیر مسلم سٹاف ہی ہوتا تھا اس لئے کئی مرتبہ آپ سے جواب طلبی کی گئی۔ آپ نے یہ جواب دیا کہ اگر میں مسلم سٹاف کو بھرتی نہیں کروں گا تو اور کون کریگا اور پھر میرا ان کو بھرتی کرنا ان حدود کے اندر ہے جو گورنمنٹ آف انڈیا نے مقرر کی ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ دفتر میں ایک چوتھائی چہرے مسلمانوں کے نظر آنے لگے ان میں احمدی اور غیر احمدی سبھی قسم کے لوگ شامل ہوتے تھے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت ہمارے ہندوستان میں آٹھ مقامات پر آرڈننس کے دفاتر ہیں جن میں سبھی غیر مسلم کلرک ہیں اگر فیروز پور آرسنل میں سو فیصدی آسامیوں پر مسلمان بھرتی کر لئے جائیں تو یہ امر قابل اعتراض نہ ہوگا اس پر افسران بالا کو خاموش ہونا پڑا ایک مرتبہ ایک نہایت بے دار مغز افسر کمانڈر لگا اس کے زمانے میں شکایات کی بھرمار ہوئی تو اس نے سارے سٹاف کو جمع کر کے ایک پر زور لیکچر دیا اور سٹاف کو اپنی اصلاح کرنے کی طرف توجہ دلائی ایک آدھ شریر کو اس نے ڈسچارج بھی کر دیا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ شکایات بند ہو گئیں خان صاحب مرحوم کا قاعدہ تھا کہ ایک ہندو ایک سکھ ایک غیر احمدی اور ایک احمدی باری باری بھرتی کرتے تھے لیکن وہی غیر مسلم جو منت و سماجت کر کے آتے تھے بعد میں مخالف عنصر کے ساتھ مل کر شرانگیزی کرتے۔ ایک دفعہ مجھ سے فرمانے لگے کہ ہندو کہتے ہیں کہ میں مسلمانوں کو بھرتی کرتا ہوں اور مسلمان کہتے ہیں کہ یہ احمدیوں کو بھرتی کرتا ہے اور احمدی کہتے ہیں کہ ہمیں زیادہ بھرتی کیوں نہیں کیا جاتا غرض ہر کوئی اپنی اپنی جگہ شاکی ہے لیکن میں تو وہی کرتا ہوں جو انصاف پر مبنی ہے۔

ماتحتوں سے سلوک

اپنے ماتحتوں سے آپ کا سلوک نہایت عمدہ تھا کبھی کسی ماتحت کو تُو کر کے نہ پکارتے بلکہ عزت سے خطاب فرماتے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسا رعب عطا کیا گیا تھا کہ نہ صرف ماتحت سویلین سٹاف بلکہ گورے بھی اس رعب سے متاثر تھے؛ ہر کوئی اپنا اپنا کام نہایت محنت سے کرتا تھا اور اس بات سے خائف رہتا تھا کہ میری کسی قسم کی شکایت ان تک نہ پہنچے پھر جب عدل اور انصاف کا معاملہ ہوتا تو دفتری امور میں کسی کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا تھا بلکہ احمدیوں کے لئے تو یہ مزید تعذیب ہوتی تھی کہ دفتر میں ڈانٹ ڈپٹ کے بعد گھر میں آ کر بھی اصلاحی نقطۂ نگاہ سے سرزنش فرماتے اس لئے احمدی کلرک نہایت جانفشانی سے اپنا کام کرتے تھے اور حتی الوسع کوئی موقع نہ دیتے تھے کہ ان کی کسی غلطی کی وجہ سے گو شکایت ہو دفتر کے سٹاف کے لئے وہ ایک سپر تھے اور کوئی انگریز ان کے دفتر میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا تھا اور اجازت کے اوقات بھی اگر کسی کلرک سے انہیں کچھ معاملہ کرنا ہوتا تھا تو نہایت ادب سے کرتا تھا سوکاری قواعد و ضوابط میں اتنے ماہر تھے کہ افسران اعلیٰ بھی ان کا لوہا مانتے تھے کمانڈنٹ کے بعد دفتر میں ان کی پوزیشن دوسری ہوتی تھی ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک بڑا بد دماغ شخص بطور کمانڈنگ افسر آیا اس نے ہر چیز پر نکتہ چینی شروع کر دی ایک آدھ ماہ کے بعد ڈائریکٹر صاحب انسپکشن پر آ گئے اور خان صاحب مکرم سے مل کر بہت خوش ہوئے اور آپ کے کام کی بہت تعریف فرمائی نتیجہ یہ نکلا وہ بد دماغ افسر نہ صرف راہ راست پر آ گیا بلکہ آپ کی بہت عزت کرنے لگا ایک مرتبہ آپ بیمار ہو کر چار ماہ کی رخصت پر قادیان تشریف لے گئے اور آپ کی قائمقامی میں ایک ہندو نے دفتر کا چارج لیا انگریز گورے تو عرصے سے اس دفتر پر بھی قبضہ جمانا چاہتے تھے ان کو یہ موقع بڑا عمدہ میسر آیا اور ہندو کی نا اہلی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کئی ایک سیکشنوں پر وہ چھا گئے دفتر کی عملے کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو گئیں۔ انہی دنوں میں جبکہ دفتر کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی تھی ایک نیا کرنل آیا اس نے آنے کے دوسرے تیسرے دن دفتر کی کمزوری کو محسوس کیا اور دریافت کیا کہ ہیڈ اسسٹنٹ کہاں ہے اسے مستقل ہیڈ اسسٹنٹ کے چھٹی پر جانے کا پتہ چلا اس نے فوراً آپ کو تار دے کر واپس بلا لیا بقیہ چھٹی منسوخ کر دی، واپس آ کر جب آپ نے دفتر کی حالت دیکھی کہ انگریز گورے مختلف سیکشنوں کے انچارج دندنا رہے ہیں تو آپ نے دفتر کا اس وقت تک چارج لینے سے انکار کر دیا جب تک کہ گورے مین آفس سے نکال نہ دیئے جائیں فوراً ہی گوروں کو وہاں سے سٹورز میں بھجوا دیا گیا اور مین آفس . . . . .

. . . . سارے کا سارا حسب سابق آپ کے چارج میں دے دیا گیا، جسے بعد میں آپ نے محنت کر کے از سر نو منظم کر لیا اور گوروں کی جھوٹی خوشی پامال ہو گئی خدا تعالیٰ کے تجاہبات سمجھنے کے قابل ہیں ادھر خانصاحب مکرم نے پورا چارج لے کر دفتر کی از سر نو تنظیم مکمل کی تو ادھر عین تیس دن کے بعد اس کرنل کی تبدیلی غیر متوقع طور پر کسی اور جگہ ہو گئی گویا خدا تعالیٰ نے اسے محض آپ کی اعانت کیلئے ہی بھیجا تھا۔ مجھے تو براہِ راست آپ کے ماتحت رہنے کا دو ہفتہ سے زیادہ موقع نہیں ملا کیونکہ میری سروس کا کثیر حصہ انگریز افسران کے ساتھ گزرا بعض احمدی اور کافی غیر احمدی کلرک آپ کے P.A کی حیثیت سے ٹریننگ حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۲۱ء میں آپ نے اپنے دفاتر کو دوبارہ منظم کیا بالا افسران خود معائنہ کے لئے تشریف لائے اسی وقت آپ نے اک پوسٹ کو گزٹ کرانے کی بھی تجویز پیش کی جو ۱۹۲۱ء میں منظور ہوئی چنانچہ تمام ۱۰ کلرک جو آپ کی زیر تربیت رہے باری باری ان گزٹڈ پوسٹوں پر لگتے چلے گئے

(باقی)

چندہ سالانہ اجتماع اور خدام

مجالس خدام الاحمدیہ اور اراکین کو الفضل کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہو گا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سالانہ اجتماع ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اور اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور اخراجات کے لئے روپیہ درکار ہے لیکن چندہ سالانہ اجتماع کی آمد بہت کم ہے مجالس اور اراکین سے التماس ہے کہ اس طرف خاص توجہ دیں اور کوشش کریں کہ ہر مجلس کا اجتماع کا چندہ سارے کا سارا جلد از جلد ادا ہو جائے تاکہ اجتماع کے انتظامات کے اخراجات میں دقت نہ ہو۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرس ٹریننگ کالج لائل پور

مستحقین کے لئے وظائف مالیتی -/۵۰ روپے ماہوار۔ درخواستیں معہ نقول سندات ۱۵/۸/۶۲ تک مجوزہ فارم میں

کلاسیں (۱) ڈپلومہ کورس ٹیکنیکل مضامین (ووڈ ورک۔ میٹل ورک۔ الیکٹریسٹی)

(۲) سرٹیفکیٹ کورس۔ آرٹ۔ کمرشل ڈرائنگ ٹیچرس۔

شرائط برائے ڈپلومہ:۔ بی اے، بی ایس سی۔ بی ٹی یا بی ای ڈی۔ کر میٹرک ڈرائنگ سائنس عمر ۱۵/۸/۶۲ کو کم از کم ۱۸ سال۔

برائے سرٹیفکیٹ کورس: میٹرک (ریاضی و ڈرائنگ) عمر ۱۵/۸/۶۲ کو کم از کم ۱۶ سال تدریسی تجربے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

فارم ۱۵ آنے کے ٹکٹوں والا لفافہ بھیج کر طلب کریں۔ (پ ت ۲۲/۷/۶۲)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

سہ سالہ ڈپلومہ کورسز۔ پریکٹیکل ٹریننگ ایک سال۔ سیٹیں ۱۲۰۔ منجملہ ۸ برائے آزاد کشمیر ٹسٹ برائے انتخاب۔ درخواستیں ۲۰/۹/۶۲ تک

کورسز (۱) الیکٹریکل ٹکنالوجی۔ (۲) مکینیکل ٹکنالوجی (۳) آٹوموبائل ٹکنالوجی

شرائط:۔ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک (ریاضی و سائنس) عمر ۱/۹/۶۲ کو ۱۵ تا ۲۵

ترجیح بہ ترتیب ذیل: (۱) فرسٹ و سیکنڈ ڈویژن ایف ایس سی۔ ایف اے فزکس و ریاضی

(۲) " " " میٹرک ٹیکنیکل ہائی سکولز

(۳) " " " سائنس و ریاضی

تفصیلات و فارم درخواست و پراسپکٹس دفتر پرنسپل سے ۹۷ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ بھیج کر طلب ہوں امیدواران امتحان انٹرمیڈیٹ و ہائر سکنڈری نتیجہ نکلنے سے چار روز تک درخواستیں ارسال کریں۔

(پ۔ ت۔ ۲۲/۷/۶۲)

ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے باغ محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر میں ایک مالی کی فوری ضرورت ہے جو تجربہ کار مخلص احمدی ہو اور محنتی ہو۔ خدمت سلسلہ کا عمدہ موقعہ ہے

تنخواہ و مراعات حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی خواہش مند احباب پتہ ذیل پر اپنی درخواستیں بھجوائیں یا دفتری اوقات میں بالمشافہ بات کریں۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید)

امتحان کتاب تذکرۃ الشہادتین

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء

کتاب تذکرۃ الشہادتین نایاب ہونے کی وجہ سے امتحان کی تاریخ تبدیل کی گئی تھی۔ اب کتاب چھپ گئی ہے براہ مہربانی لجنات کوشش کر کے اطلاع دیں کہ کتنے پرچے بھجوائے جائیں کتاب الشرکۃ الاسلامیہ سے لکھ کر منگوالیں ایک کتاب کی قیمت ۷۵ پیسے ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

طلبائے جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کیلئے ضروری اعلان

امسال میٹرک کے امتحان منعقدہ اپریل ۶۲ء میں ناکام رہنے والے جن طلبا کو بورڈ کی شرائط کے مطابق اکتوبر میں ضمنی امتحان میں شامل ہونے کی اجازت ملنے کا امکان ہے ان کے نام اور رول نمبر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں تاکہ متعلقہ طلباء امتحان کی تیاری شروع کر سکیں اس سلسلہ میں بورڈ کی طرف سے باقاعدہ اطلاع ملنے پر ضروری ترمیم کے ساتھ دوبارہ اعلان کر دیا جائیگا انشاء اللہ

ایسے طلباء کے لئے ۱۵ اگست سے سکول میں پڑھائی کروانے کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے۔

رول نمبر	نام	جس یا جن مضامین میں امتحان دے گا۔
۳۰۹۰۸	مشتاق احمد	ریاضی
۳۰۹۱۹	عنایت علی خاں اختر	ریاضی سائنس
۳۰۹۲۲	شمس الدین التمش	ریاضی
۳۰۹۳۱	تنویر احمد شاہ	ریاضی۔ سائنس
۳۰۹۳۴	شکیل احمد	ریاضی
۳۰۹۴۲	مسعود احمد فاروقی	"
۳۰۹۴۶	بشیر الدین	انگریزی۔ سوشل سٹڈیز
۳۰۹۶۴	طاہر احمد قاضی	ریاضی
۳۰۹۷۰	سفیر احمد	سائنس سوشل سٹڈیز
۳۰۹۷۴	نثار احمد	انگریزی
۳۰۹۷۵	عبد الحلیم طاہر	سائنس ڈرائنگ، سوشل سٹڈیز
۳۰۹۸۵	محمد احمد	سائنس۔ ڈرائنگ
۳۰۹۸۹	اقبال حنیف شیخ	سائنس۔ ڈرائنگ۔ سوشل سٹڈیز
۳۰۹۹۴	جاوید سلطان	سائنس عربی
۳۱۰۱۴	ناصر احمد	ریاضی، سائنس
۳۱۰۱۶	بشیر احمد	عربی۔ سائنس
۳۱۰۱۹	ظفر احمد	ریاضی
۳۱۰۲۷	مبارک احمد شرما	ریاضی۔ سائنس
۳۱۰۲۹	محمد رافع خاں	ریاضی۔ سائنس
۳۱۰۳۱	مرزا نفیس احمد	ریاضی۔ عربی
۳۱۰۳۴	صفدر علی جاوید	ریاضی
۳۱۰۳۵	عبد الباسط	ریاضی۔ سائنس
۳۱۰۵۱	احمد نواز	ریاضی۔ سائنس
۷۹۴۸۹	سعید اختر	انگریزی۔ سائنس
۶۲۰۱۷	محمد علی	ریاضی۔ اردو۔ سوکس ہائی جین
۶۲۰۳۳	اللہ بخش ملک	انگریزی۔

۲۔ موجودہ جماعت دہم کے جملہ طلباء اور ان فیل شدہ طلباء کے لئے جو ضمنی امتحان میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ۱۵ اگست ۶۲ء بروز بدھ سے سکول میں باقاعدہ پڑھائی کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ متعلقہ طلباء اور اساتذہ کرام مطلع رہیں اور مقررہ تاریخ پر حاضر ہونے کو تیار رہیں

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

فون نمبر ۲۶۶۳
۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور
فرحت علی جیولرز

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع کریں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۷۰۱ - میں معین الدین ولد چوہدری رحمت علی صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ڈاک خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے مگر مجھے اپنے اخراجات تعلیمی کے لئے بطور جیب خرچ مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار میرے تایا مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے تایا محترم مجھے اخراجات تعلیمی کے لئے مبلغ -/۵۰ روپے دیں گے۔ جو میری امانت ذاتی میں جمع کرا دیں گے میں اس رقم کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا میرا کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد۔ معین الدین بقلم خود۔

گواہ شد۔ محمد حسین بقلم خود تایا موصی وصیت ۶۸۹۶ محلہ دارالیمن ربوہ مکان ۱۸/۱۶ A -

گواہ شد۔ سید عبدالسلام کلرک دفتر بیت المال ربوہ ۳۰-۶-۶۲۔

نمبر ۱۶۷۰۲ - میں مسمات سردار اختر زوجہ چوہدری رشید احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن محلہ اراضی یعقوب ڈاک خانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ کڑے طلائی سات تولہ (۲) کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ (۳) کگانی طلائی وزنی ۱½ تولہ (۴) چھاپ طلائی وزنی ۳ ماشہ وزن کل زیور دس تولہ تین ماشہ جس کی قیمت ریٹ کے لحاظ سے چودہ صد چودہ روپیہ آٹھ آنہ۔ یہ کل جائداد -/۲۴۱۴ روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد یا ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز میں کوئی جائداد یا رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ فقط الامۃ سردار اختر

گواہ شد۔ رشید احمد ارشد خاوند موصیہ

گواہ شد نصیر احمد ناصر مربی ضلع سیالکوٹ ۱-۶-۶۲

نمبر ۱۶۷۰۳ - عائشہ پروین بنت عبدالغنی قریشی قوم قریشی پیشہ x عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اکبر سٹریٹ مزنگ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۵-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری کل جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (۱) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن تین ماشہ (۲) رنگ طلائی ایک جوڑی وزنی ۶ ماشہ۔ کل وزن ۹ ماشہ مالیتی یک صد پچیس روپے ساٹھ پیسے۔

میں اپنے مندرجہ بالا زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی جائداد یا رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی صورت میں وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ۔ عائشہ پروین مکان نمبر ۸ اکبر سٹریٹ ۱۱۶ مزنگ لاہور حال مقیم ۱۲/F ای سینیا لائن کراچی۔ گواہ شد۔ شمیم وہاب خواہر موصیہ ۱۲/F ای سینیا لائن کراچی۔

گواہ شد۔ عبدالرشید قریشی (برادر) مکان ۸ اکبر سٹریٹ ۱۱۶ مزنگ لاہور۔

گواہ شد۔ خاکسار عبدالوہاب ۱۲/F ای سینیا لائن کراچی ۳۔

نمبر ۱۶۷۰۴ - میں فاطمہ بیگم زوجہ اللہ دین خاں صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن شاہ محمد غوث احاطہ دین محمد لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۶-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے حق مہر -/۳۲ روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی دو عدد ڈنڈیاں وزن ½ تولہ قیمت -/۶۰ روپیہ کل میزان -/۹۲ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی فقط

الامۃ فاطمہ بیگم زوجہ اللہ دین خان نشان انگوٹھا۔

گواہ شد اللہ دین خاں خاوند موصیہ شاہ محمد غوث احاطہ دین محمد لاہور۔

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ۲۲/۶/۶۲۔

نمبر ۱۶۷۰۵ - میں مجیدہ بیگم زوجہ عبداللہ خاں قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مبارک آباد فارم ڈاک خانہ بشیر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ سابق سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷-۴-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد زیورات کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۷/۵۰

۲- گلے کا ہار وزنی ایک تولہ قیمت ۱۳۷/۵۰

۳- حق مہر مبلغ -/۵۰۰ جو بذمہ خاوند ہے۔

مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس جائداد کے علاوہ اور کوئی جائداد یا کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا مجیدہ بیگم اہلیہ عبداللہ خاں صاحب۔

گواہ شد فضل احمد امیر جماعت احمدیہ بشیر آباد۔ گواہ شد عبداللہ خاں خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۶۷۰۶ - میں ممتاز اختر بنت رائے خان محمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن کوٹ سلطان ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں مجھے والدین کی طرف سے -/۵ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے۔ بطور جیب خرچ (۲) میں غیر شادی شدہ ہوں میرے پاس ایک جوڑی کانٹے سنہری وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۲۴۰ موجود ہیں۔

میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی تازیست ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی نیز -/۲۴۰ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ -/۲۴ روپیہ نقد ادا کر دوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ ممتاز اختر۔

گواہ شد۔ بقلم خود عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ سرگودھا۔

گواہ شد۔ اللہ بخش قائد خدام الاحمدیہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

اہلِ اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ماڈل فارمنگ سکیم سے اناج کی پیداوار میں تیس (۳۰) فیصد اضافہ ہوا ہے

چاول کی برآمد سے بائیس کروڑ کا زرمبادلہ حاصل ہوا۔ (سیکرٹری زراعت)

ملتان ۲۶ر جولائی - صوبائی محکمہ زراعت کے سیکرٹری ملک خدا بخش بچہ نے بتایا ہے کہ ماڈل فارمنگ سکیم سے اناج کی پیداوار میں تیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ یہ سکیم کچھ عرصہ قبل مغربی پاکستان کے سات اضلاع میں شروع کی گئی تھی۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت نے کاٹن ایکٹ کو منسوخ کرنے کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا۔

ملک خدا بخش بچہ بدھ کے روز یہاں اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے آپ نے ماڈل فارمنگ سکیم کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اگلے سال سے اس کو شیخوپورہ - مردان اور نواب شاہ کے اضلاع میں بھی رائج کیا جائے گا۔ چاول کی برآمد کے متعلق سیکرٹری زراعت نے بتایا کہ اسکی بدولت غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدن میں ۱۹۵۹ء کے مقابلے میں ۱۹ کروڑ روپے کا اضافہ ہوا ہے۔ واضح رہے کہ ۱۹۵۹ء میں چاول کی برآمد سے صرف تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوا تھا۔

ملک بچہ نے مزید بتایا کہ موجودہ منصوبے کے دوران میں مختلف پراجوں کے علاقے میں چھ لاکھ ایکڑ زمین مشینوں کے ذریعے کاشت کی جائے گی۔ خانیوال کے علاقے میں ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب زمین میں پہلے ہی مشینوں کے ذریعے کاشت ہو رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ ٹیوب ویل لگانے کے لئے ایک کروڑ روپے کی مالیت کا سامان درآمد کیا جائے گا۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ ٹیوب ویل کے سامان کی قلت کو دور کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے کی رقم منظور کی گئی۔ اس میں سے

امریکہ نے پچاس کروڑ ڈالر قرضہ کی تصدیق کر دی

پاکستان اور امریکہ کی حکومتوں کے درمیان یادداشتوں کا تبادلہ

کراچی ۲۶ر جولائی - امریکہ نے گزشتہ جنوری میں امداد پاکستان کلب کے اجلاس کے دوران پاکستان کے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے پچاس کروڑ ڈالر دینے کا جو وعدہ کیا تھا کل اس کی رسمی تصدیق کر دی گئی۔ اس سلسلہ میں کل پاکستان کی صدارتی سکرٹریٹ کے اقتصادی امور کے ڈویژن کے سکرٹری مسٹر ایس عثمان علی اور امریکی سفیر والٹر میکانگھی میں یادداشتوں کا تبادلہ ہوا۔ امداد پاکستان کلب کے ارکان نے دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے دوسرے اور تیسرے سال کے لئے چورانوے کروڑ پچیس لاکھ ڈالر کی رقم کا وعدہ کیا تھا۔ امریکہ نے پچاس کروڑ ڈالر کا جو وعدہ کیا تھا اس میں سے ۲۵ کروڑ اڑسٹھ لاکھ ڈالر دس بڑے منصوبوں کے لئے مخصوص کئے جا چکے ہیں۔ پاکستان اور امریکہ میں فنی امداد کے سمجھوتہ کے گزشتہ دس سال کے دوران امریکہ قرضوں اور امداد کے سلسلہ میں پاکستان کو مجموعی طور پر پونے دو ارب ڈالر سے زیادہ رقم دے چکا ہے۔ اس میں فوجی امداد شامل نہیں ہے۔ اس امداد کا بڑا حصہ اجناس اور اشیائے تجارت کی درآمد پر صرف ہوا ہے

شاہ ایران آج کابل پہنچ رہے ہیں

پشاور ۲۶ر جولائی شاہ ایران رضا شاہ پہلوی افغانستان کے پانچ روزہ دورے پر آج صبح کابل پہنچ رہے ہیں۔ رضا شاہ پہلوی پاکستان اور افغانستان میں سفارتی اور تجارتی تعلقات دوبارہ بحال کرنے کے امکانات کے بارے میں افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ اور وزیر اعظم سردار داؤد سے مذاکرات کریں گے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

بدیں عقل و "ایمان" بباید گریست

اصل بات یہ ہے کہ حکیم صاحب کو فرائڈ کے مادی نقطہ نظر سے تجزیہ نفس شعور اور لاشعور کی تقسیم نے اندھا بنا دیا ہوا ہے حالانکہ اگر انہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حاشیہ کو غور سے پڑھا ہوتا تو وہ سمجھ لیتے کہ شعور میں جو باتیں لاشعور سے آتی ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور تصرف کے بغیر نہیں آسکتیں جو تصرف وہ اپنے فرشتوں کے ذریعہ کرتا ہے۔

فالھمھا فجورھا وتقوٰھا

ہم حکیم صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ پہلے "غیب" پر ایمان لائیے اس کے بعد آپ روحانی عالم کی باتیں شاید سمجھنے لگیں حقیقت یہ ہے کہ آپ کو "غیب" پر ایمان ہی نہیں ہے۔ آپ مابعد الطبیعات حقائق کے بالکل منکر ہیں صرف ازمنہ وسطیٰ مغربی سائنسدانوں کے فرسودہ نظریہ "خالص مادہ پرستی" کے قائل ہیں۔ جب تک آپ یہ بت توڑیں گے آپ روحانی عالم سے ناآشنا رہیں گے حالانکہ اس زمانہ کے ابراہیم نے مادہ پرست نمرودوں کے ان تمام بتکدوں کے بت چکنا چور کر دئے ہوئے ہیں جو انہوں نے بڑی محنتوں سے کھڑے کئے ہیں۔ ایک مادہ پرست جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا وہ فرشتوں کے وجود اور ان کے کام کو کس طرح مان سکتا ہے۔

درخواستِ دعا

میرے چچا محترم جناب فیض قادر صاحب آف کراچی گزشتہ کئی روز سے بیمار ہیں احباب جماعت سے مودبانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

(شیخ نور الحق ربوہ)

* ان لوگوں کی مانگ کو بھی پورا کیا جائے گا جو ٹیوب ویل لگانا چاہتے ہیں۔

۱- داخلہ لیڈی میکلیگن ٹریننگ کالج لاہور

بی ای ڈی و سی ٹی کلاسز میں داخلے کے لئے درخواستیں ۲۵ اگست ۶۲ تک۔ فارم داخلہ دفتر کالج سے

شرائط:- برائے بی ای ڈی - ایم اے - ایم ایس سی - بی اے - بی ایس سی

(۲) ″ سی ٹی ایف اے - ایف ایس سی (پورے مضامین)

پراسپکٹس مینیجر ویسٹ پاکستان گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے ۱/۳ روپیہ۔ محصول ڈاک ۴۴ پیسے۔ کل ۱/۸۱ روپیہ بذریعہ منی آرڈر۔ (پی ٹی ۲۳ ۷/۶۲)

۲- داخلہ فرسٹ ایرانیمل ہسبنڈری

انٹرویو برائے داخلہ ۲۰ اگست ۶۲ صبح ۸ بجے۔ درخواستیں معہ دو پاسپورٹ سائز فوٹو مجوزہ فارم میں ۱۰ اگست ۶۲ تک۔

شرائط:- میٹرک سائنس - فرسٹ ڈویژن والوں کو ترجیح۔

بوقت داخلہ -/۱۲۰ روپے قابل ادا۔ اخراجات بورڈنگ علاوہ

پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ویسٹ پاکستان لاہور۔ (پی ٹی ۲۳ ۷/۶۲)

۳- داخلہ گورنمنٹ طبیہ کالج بہاولپور

درخواستیں ۴ اگست ۶۲ تک - چار سالہ کورس - ایل یو ایم ایس ڈپلومہ - تفصیلات دفتر کالج سے

شرائط - میٹرک، مولوی - منشی - ادیب۔

انٹرویو ۶ اگست ۶۲ کو ۹ بجے صبح۔ (پی ٹی ۲۳ ۷/۶۲)

۴- آرڈیننس فیکٹریوں میں ضرورت

دس اسامیاں پی او ایف اپرنٹس مکینکس گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی سہ سالہ ڈپلومہ کورس مکینیکل / الیکٹریکل انجینیرنگ ۵۰٪ کو عملی ٹریننگ یک سال پی او ایف واہ کینٹ میں - بعدہ تقرری بطور چارج مین - وظیفہ سال اول تا چہارم بالترتیب ۷۰ تا ۱۰۰ - بطور چارج مین تقرری پر تنخواہ ۲۰۰ - ۱۵ - ۳۲۰ برائے انتخاب ٹسٹ و انٹرویو

شرائط - میٹرک سائنس سیکنڈ ڈویژن - عمر ۱ جنوری ۶۲ کو ۱۶ تا ۲۰ - ۵ سالہ ملازمت لازم

درخواستیں بمعہ پاسپورٹ سائز فوٹو و چالان خزانہ -/۵۰ بنام ڈپٹی ڈائرکٹر آرڈیننس فیکٹریز ۱۰ اگست ۶۲ تک۔ (پی ٹی ۲۳ ۷/۶۲)

(ناظر تعلیم)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴